# تبصرے

## التفہیمات الالٰہیۃ — تالیف حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ

اس کتاب کا شمار حضرت شاہ ولی اللہ کی مہتمم بالشان تصنیفات میں ہوتا ہے۔ سب سے پہلے یہ کتاب مجلس علمی ڈابھیل (سورت) نے ۱۹۳۶ء میں شائع کی۔ اب یہ ایک عرصے سے نایاب تھی، شاہ ولی اللہ اکیڈیمی حیدر آباد نے اسے دوبارہ شائع کیا ہے۔ اس کا پہلا ایڈیشن لیتھو میں چھپا تھا، اور کتابت کی بے شمار غلطیاں تھیں۔ زیر نظر ایڈیشن ٹائپ میں چھپا ہے۔ کتاب میں جو احادیث آئی ہیں، اُن کی تخریج کی گئی ہے۔ اور جہاں کسی مسئلے کی وضاحت کی ضرورت ہے، حاشیے میں اس کی وضاحت کی گئی ہے۔ مجلس علمی کا ایڈیشن مرتب کرنے والوں کے سامنے کتاب کے متعدد مخطوطات تھے، لیکن اس نئے ایڈیشن میں صرف کتاب کے مطبوعہ نسخے پر تمام تر اعتماد کیا گیا ہے۔

مولانا غلام مصطفےٰ قاسمی صاحب نے زیر نظر ایڈیشن کو ایڈیٹ کیا ہے۔ صاحب موصوف کو شاہ ولی اللہ صاحب کے علوم پر بڑا عبور حاصل ہے اور ان کی جملہ تصنیفات پر موصوف کی گہری نظر ہے۔ اس سے پہلے وہ حضرت شاہ صاحب کی متعدد کتابیں ایڈٹ کر کے شائع کر چکے ہیں۔ یہ التفہیمات بڑی اُدق کتاب ہے۔ اسی لیے نہ تو سوائے ایک بار کے اُسے چھاپا گیا اور نہ اردو میں اس کا ترجمہ ہوا۔ مولانا قاسمی کو اس کتاب کے ایڈٹ کرنے اور اس کے مطالب کو سمجھ کر اس کے الفاظ کی تصحیح کرنے میں بڑی محنت کرنی پڑی۔ ہمارے ہاں کسی کتاب کو ٹائپ میں چھپوانے میں جو دقتیں ہوتی ہیں، اُن کا سب کو علم ہے۔ بہرحال مولانا قاسمی نے بڑا کام کیا کہ التفہیمات کے دونوں حصے شاہ ولی اللہ اکیڈیمی سے شائع کرا دیئے۔ پہلے حصے کے شروع میں موصوف نے ایک مقدمہ لکھا ہے۔ جس میں حضرت شاہ صاحب کے حالاتِ زندگی، اُن کے علمی و فکری مقام اور اُن کی چند تصنیفات پر تفصیل سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

حضرت شاہ صاحب نے التفہیمات میں جگہ بہ جگہ اپنے تاریخی منصب کے متعلق جسے سرانجام دینا اُن کے ذمے کیا گیا تھا، گفتگو فرمائی ہے۔ مولانا قاسمی نے مقدمہ میں اس کے متعدد اقتباسات

دیتے ہیں۔ شاہ صاحب لکھتے ہیں۔ میرے رب نے مجھے بتایا ہے کہ تم میں دو جامع اسموں کا عکس ہے۔ ایک اسم مصطفوی کے نور کا، اور دوسرے اسم عیسوی کا۔ چنانچہ تم اُفقِ کمال پر سرفراز اور قربِ (الٰہی) پر حاوی ہوگئے۔ تمہارے بعد جو بھی مقرب (الٰہی) ہوگا، اُس کی تربیت میں ظاہراً و باطناً تمہارا دخل ہوگا۔ اور تم پر ایک ایسا امرِ حق، امید ہے، نازل ہوگا جو نظامِ عالم کو توڑنے پھوڑنے والا ہوگا۔ جس طرح کہ بجلی گرتی ہے اور توڑ پھوڑ دیتی ہے۔ اور تمہارے سامنے، تمہارے پیچھے، تمہارے دائیں اور تمہارے بائیں نشانیاں ظاہر ہوں گی۔ آفتابِ حق چمکتا ہوا طلوع ہوگا اور خلط ملط کے عالم کی تمام برائیوں کے اندھیرے چھٹ جائیں گے۔ اُمید ہے تمہارے ذریعہ زمین نورانی ہو جائے اور اس سے جور و ظلم جاتا رہے۔ اور صورت یہ ہو کہ مہدی کے آنے کی ضرورت نہ رہے یا اس کا آنا طویل مدت کے لیے مؤخر ہو جائے۔

تفہیمات ہی میں ایک اور جگہ فرماتے ہیں۔ اللہ نے اپنے جود و کرم سے مجھے ایک سیدھے راستے اور انوکھی سمت کی طرف ہدایت کی اور مجھے اس کا علم یقین دیا، اور یہ طریقہ انبیا، مرسلین اور سابقین کا ہے۔ چنانچہ میں مبدا و معاد سے واقف ہوا۔ اور میں نے قرآن و حدیث کے معانی بغیر تاویل کے جانے۔ ایک اور جگہ لکھتے ہیں:- مجھ پر اللہ کی نعمتوں میں سے یہ ہے کہ اس نے مجھے اس دور کا ناطق اور حکیم اور اس طبقے کا قائد اور زعیم بنایا۔ وہ میری زبان سے نطق آفریں ہوا اور میرے نفس میں اُس نے پھونک ماری ......

ایک اور جگہ شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ مجھے حکمت میں جو مقام دیا گیا ہے، وہ ایسا ہے کہ گویا میں حضرت یوسف کا نائب ہوں، اور یہ کہ حضرت یوسف انبیا میں حکمت کے لئے خاص تھے۔ پھر ارشاد ہوتا ہے کہ میری اس صفت کے آثار بعد میں ظاہر ہوں گے۔ اور ایسا اکثر ہوتا ہے کہ ایک نبی کے انوار اس کے بعد ظاہر ہوتے ہیں۔ اس کی مثال وہ یہ دیتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہی کسریٰ شاہِ ایران ہلاک ہوا، اور فتوحات سرانجام پائیں۔

تفہیمات دراصل مجموعہ ہے شاہ صاحب کے مختلف واردات کا، جو الگ الگ مضامین کی شکل میں بیان ہوئے ہیں۔ شروع میں ایک سند ہے جو آپ نے اپنے ایک مرید اور شاگرد شیخ نور اللہ کو دی۔ اس سند میں وہ فرماتے ہیں: میں اُسے اشغالِ تصوف کی تلقین کی اجازت دیتا ہوں، وہ

لوگوں سے بیعت لے سکتا ہے۔ اور انھیں خرقۂ تصوف پہنا سکتا ہے۔ اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے۔ میں اسے اپنی کتابوں اور رسالوں کو، جو میں نے تصوف پر لکھے ہیں، روایت کرنے کی اجازت دیتا ہوں۔ وہ کتابیں اور رسالے خواہ اس نے مجھ سے پڑھے ہوں، جیسے فیوض الحرمین یا نہ پڑھے ہوں نیز وہ مجھ سے صحیح بخاری، صحیح مسلم، صحاح ستہ کی باقی کتابیں، مشکوٰۃ، ریاض الصالحین اور الحصن الحصین وغیرہ روایت کر سکتا ہے۔ علاوہ ازیں میں اُسے اللہ سے ڈرنے، خواہشات سے بچنے، ذکر اذکار کرنے، غصّے کو پینے، طریقۂ سُنّت کو لازم پکڑنے اور لوگوں سے سوال نہ کرنے کی وصیت کرتا ہوں اُسے چاہیئے کہ وہ محدثین، فقہائے اسلام اور مشائخ صوفیہ سے اچھا اعتقاد رکھے۔

تفہیم (۱) میں شاہ صاحب لکھتے ہیں :- علما وصوفیا کا خادم اور ان کے عالی مرتبت دامنوں سے وابستہ ولی اللہ بن عبدالرحیم کہتا ہے کہ اللہ کی جلیل القدر نعمتوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے انبیا کو مبعوث کیا جو غیب کے ترجمان اور اللہ تعالیٰ سے تقرب حاصل کرنے کے طریقوں کی طرف رہنمائی کرنے والے ہیں تاکہ جو ہلاک ہو، دلیل سے ہلاک ہو اور جو زندہ رہے وہ دلیل سے زندہ رہے۔ پھر اللہ نے ان انبیا کے وارث بنائے جو لوگوں میں اپنے علم سے ان کی قائم مقامی کرتے ہیں۔ وہ ان کی سُنّتوں کو زندہ کرتے اور اُن کے طریقۂ رشد و ہدایت کی دعوت دیتے ہیں۔

یہ وارثین انبیا کون ہیں؟ اس کا ذکر شاہ صاحب یوں کرتے ہیں، فرماتے ہیں :- وہ بڑے اُمور جن کے لیے رسول مبعوث ہوئے تین ہیں :- (۱) مبداء و معاد اور جزا و سزا وغیرہ کے بارے میں عقائد کی تصحیح۔ علمائے اُمت میں سے اہلِ اصول نے اس کا بیڑا اٹھا رکھا ہے۔ (۲) تقرب الٰہی اور اجتماع کے اعمال کی تصحیح۔ اس کی کفالت فقہا کرتے ہیں (۳) اخلاص و احسان کی جو در حقیقت دینِ حنیف کی اصل ہیں، تصحیح، اس کا ذمہ صوفیا نے لے رکھا ہے۔

غرض شاہ صاحب اہلِ اصول و کلام، فقہا اور صوفیہ تینوں کو وراثتِ انبیا کے معاملے میں ایک ہی درجے میں رکھتے ہیں۔

ایک تفہیم میں مولانا رومی کے اس شعر کی ؎

علمِ حق در علمِ صوفی گُم شود     ایں سخن کے باورِ مردم شود

اس سے اگلی تفہیم میں مثنوی مولانائے روم کے ان اشعار کا ؎

بشنو از نے چوں حکایت میکند     واز جدا ئیہا شکایت میکند
کز نیستاں تا مرا ببریدہ اند     از نفیرم مرد و زن نالیدہ اند
گر نگرود باز مسکیں زین سفر     نیست در عالم از و مہجور تر

مقصود بیان کیا ہے۔

غرض بے شمار موضوعات ہیں جو ان تفہیمات میں زیرِ بحث آگئے ہیں اور شاہ صاحب نے بڑے بلند مقام سے اور بڑی آزادیٔ فکر سے ان کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔

مولانا غلام مصطفےٰ قاسمی صاحب نے تفہیمات کو ایڈیٹ کرنے میں بڑی محنت کی ہے۔ جہاں کوئی مشکل مقام آیا ہے۔ حاشیے میں اس کی وضاحت کر دی ہے۔ کتاب کے آخر میں تفہیمات کی فہرست اس طرح دی ہے کہ ہر تفہیم میں جو موضوع زیرِ بحث آیا ہے، اس کا ذکر کر دیا ہے۔ اس سے کتاب کے مطالعہ اور سمجھنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ مزید برآں ایک فہرست اعلام کی دی ہے۔ یعنی جن حضرات کرام کے نام کتاب میں آئے ہیں، انہی حروف تہجی کے مطابق مرتب کر دیا ہے۔ اسی طرح ایک فہرست کتابوں اور اماکن یعنی جگہوں کی ہے اور آخر میں تمام اصطلاحات جو کتاب میں مذکور ہیں اُن کی حروفِ تہجی کے مطابق فہرست ہے۔

اسی سلسلے میں ایک قابلِ ذکر بات یہ بھی ہے کہ کتاب ٹائپ میں چھپی ہے۔ ٹائپ کے حروف واضح ہیں۔ الفاظ ایک دوسرے سے گڈ مڈ نہیں اور اُنہیں پڑھنے میں بڑی آسانی ہوتی ہے۔

شاہ ولی اللہ صاحب کی اکثر کتابوں کے ترجمے اردو میں ہو گئے ہیں، لیکن جہاں تک "التفہیمات الالٰہیۃ" کا تعلق ہے۔ اس کا اُردو میں ترجمہ کرنے کی اب تک کسی نے کوشش نہیں کی، ممکن ہے اس کی ایک وجہ اس کا دقیق و مشکل ہونا ہو۔ لیکن اس کی دوسری وجہ وہ مضامین ہیں جو اس میں مذکور ہوئے ہیں۔ اُن کی ندرت و غربت اور عام راہ سے ہٹا ہوا ہونا۔ شاہ صاحب تفہیم (۲۳) میں لکھتے ہیں میں فلسفی سے اُس کے فلسفے، متکلم سے اس کے کلام، محدث سے اُس کی حدیث، مفسر سے اس کی تفسیر، فقیہہ سے اُس کی فقہ، نحوی سے اُس کی نحو، اور صوفی سے اس کے تصوف کے مطابق گفتگو کر سکتا ہوں۔ اور ہر صاحبِ فن کو اُس کے فن میں عاجز کر سکتا ہوں۔

شاہ صاحب کی یہی جامعیت ان کے سمجھنے میں سدِ راہ ہوتی ہے۔ اور التفہیمات میں یہ جامعیت